بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نقشِ آغاز

شریعت بل کے لئے تحریک چلایئے

ریفرنڈم اور انتخابات کے بعد نئی سویلین حکومت قائم ہوئی۔ مارشل لاء بھی اٹھا لیا گیا۔ مگر آٹھ سال کے طویل عرصہ میں قانونِ شریعت کا نفاذ اور اسلامائیزیشن کے عمل کی تکمیل تو کجا اب کے جمہوری دور میں گذشتہ دور کے کئے گئے بعض اسلامی اقدامات کی حیثیت بھی کمزور اور مخدوش ہوتی جا رہی ہے۔

جنابِ صدر اور نئی حکومت کی ساری توجہات کا محور مارشل لاء کے خاتمے، جمہوریت کی بحالی، اختیارات کی تقسیم سیاسی پارٹیاں، وزارتیں اور اقتدار کے تحفظ واستحکام جیسے مسئلے تو بن گئے مگر ملک کے جمہور کی عظیم اکثریت جو روزِ اوّل سے نظامِ شریعت، قرآنی دستور اور اسلامی آئین کیلئے تڑپ رہی ہے کہ صحیح جمہوری حقوق اور قدیم ترین مطالبہ (نفاذِ شریعت) کو پس منظر میں ڈال کر جمہوری اقدار کو پامال کیا جا رہا ہے۔

اب اگر ایک طرف لادینی عناصر ایک قوت بن کر دینی احکام سے کھلی بغاوت، اسلامی قوانین اور مذہبی شعائر کا کھلم کھلا مذاق اڑانے کے منصوبے بنا کر میدان میں اتر آئے ہیں، دین دشمن طاقتیں جو غیر ملکی ایجنٹ اور بڑی طاقتوں کے آلۂ کار ہیں ایک خاص منصوبہ بندی کے ساتھ ملک کو ایک روح فرسا اور بدترین انقلاب اور طوفان بلاخیز سے دوچار کرنے کی راہ اختیار کر چکے ہیں۔ خدا نہ کرے کہ ملکی سالمیت اور ملی وحدت کا سفینہ ساحلِ مراد پر پہنچنے سے قبل سیلاب کی نظر ہو جائے۔ ولا فعلها الله۔ ایسے حالات میں کشتیٔ ملّت کو منجدھار اور متلاطم طوفان سے نکالنے اور سالمیت وعافیت سے ساحلِ مراد تک پہنچانے کا صرف اور صرف ایک ہی راستہ ہے اور وہ ہے نظامِ شریعت کا مکمل نفاذ ــــ جو ملکی سالمیت، بقاء وتحفظ، ترقی واستحکام، معاشی عدل وانصاف قوم کی فکری وجذباتی ہم آہنگی، اتحادِ امت اور وحدتِ ملّت کا ضامن ہے۔

الحمد للہ کہ سینٹ کے پہلے ہی اجلاس کے آخری دن ۱۳؍جون ۱۹۸۵ء کو مدیر الحق مولانا سمیع الحق اور مولانا قاضی عبد اللطیف نے سینٹ میں اسلامی نظام اور قرآنی دستور کا ایک آئینی خاکہ "شریعت بل" کے نام سے پیش کر دیا۔ پاکستان کی تاریخ میں پہلی مرتبہ رفقاء وارالکین کے بھرپور جد وجہد سے اسے بحث کیلئے منظور کر لیا گیا۔

کاش! حکومت محض نعروں، بے مقصد وعدوں اور پروپیگنڈے کی بجائے بغیر کسی ہچکچاہٹ، لیت ولعل اور خوف لومۃ لائم کے اپنے اثر ورسوخ سے اسے ایوان سے منظور کرا لیتی تو آج ملکی حالات کا نقشہ کچھ اور ہوتا

ہ شریعت بل کو پیش ہوئے اب ۱۰ ماہ ہونے کو ہیں کہ ملک و بیرون ملک کی اسلام دشمن طاقتیں اور لادینی عناصر یعت بل کو ناکام بنانے کی سرتوڑ کوششوں میں مصروف کار ہیں ـــــ بعض ذمہ دار سرکاری حلقوں کی طرف سے بھی یعت بل کو ٹالنے، التواء اور سرد خانے میں ڈال دینے کی کوشش کی جارہی ہے۔ حال ہی میں تین ماہ کے لئے شریعت مشتہر کرنے کی تجویز بھی اسی سلسلہ کی ایک کڑی ہے مگر بحمد اللہ علوم نبوت کے ورثاء، ارباب علم و فضل، ین اور ملک بھر کا ذی شعور طبقہ بالخصوص ولی اللّٰہی مشن کی علمبردار جماعت جمعیۃ علماء اسلام کے اکابرین اور معاملہ فہم ین اسلامی آئین کے اس نازک ترین مرحلہ و امتحان کے موقعہ پر وقت کھوئے بغیر میدان عمل میں کود آئے ہیں۔

حال ہی میں کراچی کی عظیم مثالی اور تاریخی نفاذ شریعت کانفرنس اور علماء کراچی کی شریعت بل کی دستخطی مہم فوری سیع تحریک پاکستان کے غیور شہریوں کے دینی و سیاسی شعور اور ان کے قومی و ملی جذبات، ملکی حالات اور مستقبل کرداروں غداروں کے عزائم اور ہر باطل قوت کے خلاف بغاوت و اعلان جہاد سے پورے ملک میں بیداری کی دوڑ گئی ہے۔ چنانچہ چند ایک دنوں میں کراچی سے لیکر پشاور تک شریعت بل کے فوری نفاذ کیلئے دستخطی مہم عروج پہنچ چکی ہے۔ جو اہل اقتدار اور ارباب بسط و کشاد کیلئے اتمام حجت اور ایک عظیم چیلنج کی صورت اختیار کر ہے۔

لھذا جن حضرات کو تا حال شریعت بل کی دستخطی مہم کے بارہ میں معلومات نہ پہنچی ہوں یا ابھی تک شریک ئے ہوں انہیں بھی اس تحریر کے بعد نفاذ شریعت کی اس تحریک میں فوراً خود بھی اور دوسروں کو بھی شامل کرنے ششیں کرنی چاہئیں۔ بالخصوص علماء دار العلوم حقانیہ کے فضلاء کو تو اس میں قائدانہ کردار ادا کرنا چاہیئے۔

اگر خدانخواستہ اس موقعہ پر بھی فہم و تدبر، تجربات ماضی کا شعور، عاقبت اندیشی اور ملی و سیاسی سوجھ بوجھ اہرہ نہ کیا گیا اور حسب سابق (خواہ حکمران ہوں یا پارلیمینٹ کے ممبر یا عوام ہوں یا ملک کے باشندے) یعت بل کی منظوری اور نفاذ تحریک شریعت میں عملاً حصہ لینے کے بجائے محض تماشائی بن کر مستقبل سے آنکھیں کے مجرمانہ سکوت اور غفلت کا ارتکاب کیا گیا تو خطرہ ہے کہ سرخ انقلاب اور باطل نظریات کا سیلاب نی طوفان رسیدہ اور ہچکولے کھاتی ہوئی "نیا" کو لے نہ ڈوبے۔

شریعت بل کی منظوری و نفاذ کی دستخطی مہم کے سلسلہ میں کراچی کے اکابر علماء مفتی اعظم پاکستان مفتی مولانا سن صاحب، مولانا مفتی احمد الرحمٰن صاحب اور مولانا محمد یوسف صاحب لدھیانوی کی ایک اپیل بھی درج کی ہے جس سے معاملہ کی اہمیت اور ضرورت پر مزید روشنی پڑے گی ـــــــ:

مکرم و محترم زیدت عنایاتہم! السلام علیکم ورحمۃ اللہ

مزاج گرامی! آنجناب کو معلوم ہوگا کہ مولانا سمیع الحق اور قاضی عبد اللطیف کا پیش کردہ "شریعت بل" سینٹ بحث رہا اور اب سینٹ نے اسے عوام کی رائے معلوم کرانے کے لئے اخبارات میں مشتہر کرا دیا (اسکی کاپی

آپ کی خدمت میں بھیجی جارہی ہے ۔) ملک کے تمام لادینی طبقات و افراد کی کوشش ہے کہ "شریعت بل" نافذ نہ ہو۔ اس کے لیے اخبارات و رسائل میں مضامین لکھے جارہے ہیں اور ان طبقات کی سرتوڑ کوشش ہے کہ زیادہ سے زیادہ لوگوں کی آراء اس بل کی مخالفت میں سینٹ کے سیکریٹریٹ کو بھجوائیں۔ اس ضمن میں ہر وہ شخص، جو اس ملک میں اسلام کا بول بالا دیکھنا چاہتا ہے، اس کا فرض ہے کہ اس بل کی حمایت اور لادینی طبقات کی مساعی مشومہ کو ناکام بنانے میں اپنا بھرپور کردار ادا کرے اور اس کے لیے جو کوشش بھی ممکن ہو، کر گذرے ورنہ اندیشہ ہے کہ لادینی طبقات اس ملک میں "شریعت بل" کو ہمیشہ کے لیے دفن کرادیں۔ اور شریعت کی بالادستی کا نام لینا بھی ممکن نہ رہے۔

بہرحال یہ "شریعت بل" موجودہ صورت حال میں اہل ملک کے ایمان و نفاق کے پرکھنے کی کسوٹی بن گیا ہے اس لیے کوئی مسلمان جس کے دل میں خدا اور رسول کی عظمت ہو اور وہ شریعت محمدیہ (علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام پر ایمان رکھتا ہے۔ اسکی طرف سے اس بل کی حمایت نہ ہو، خدا اور رسولؐ سے غداری کے مترادف ہے ۔۔۔ اس سلسلہ میں آنجناب سے درخواست ہے کہ مندرجہ ذیل تجاویز پر عمل فرمائیں، اور ایک تحریک کے طور پر دوسروں کو بھی ان تجاویز پر عمل کرنے کی تلقین کریں۔

۱۔ ہر مسجد میں جمعہ کے خطبات میں شریعت بل کا متن پڑھ کر سنایا جائے۔ اسکی اہمیت و ضرورت پر روشنی ڈالی جائے، اور اس مضمون کی قراردادیں منظور کرائی جائیں کہ ہم اس بل کی مکمل حمایت کرتے ہیں۔ اس کو بغیر کسی مزید ترمیم کے فی الفور نافذ کیا جائے۔

۲۔ ہر علاقے اور حلقے کے علماء، وکلاء، اداروں، تنظیموں اور عوام کی طرف سے شریعت بل کی حمایت میں خطوط بھیجے جائیں، آپ کے علاقے میں کوئی ایسا فرد نہیں ہونا چاہیئے جسکی طرف سے اسکی حمایت نہ کی جائے۔

۳۔ اس سلسلے میں جلسے منعقد کئے جائیں اور ان جلسوں کے ذریعہ عوام کے جذبات سینٹ اور حکومت تک پہنچائے جائیں۔

۴۔ مختلف افراد اداروں کیطرف سے اخبارات و اشتہارات کے ذریعہ حکومت سے مطالبہ کیا جائے کہ وہ "شریعت بل" کو ٹال کر خدا اور رسول کے غضب کو دعوت نہ دے، ورنہ اندیشہ ہے کہ حکومت اور ملک کو اسکی کڑی سزا ملے۔

کتنے تعجب کی بات ہے کہ اسلام کا دعویٰ کرنے والے خدا تعالیٰ کی شریعت کے نفاذ میں ٹال مٹول سے کام لے رہے ہیں۔

اپیل کنندگان : مفتی اعظم پاکستان حضرۃ
مفتی ولی حسن صاحب
جامعۃ العلوم الاسلامیہ
علامہ بنوری ٹاؤن کراچی

حضرۃ مولانا مفتی احمد الرحمٰن
صاحب مہتمم جامعۃ العلوم الاسلامیہ
علامہ بنوری ٹاؤن کراچی

حضرۃ مولانا محمد یوسف
صاحب لدھیانوی
جامعۃ العلوم الاسلامیہ
علامہ بنوری ٹاؤن کراچی